



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز تراویح کے متعلق رمضان شریف میں کوئی حدیث قولی رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ جس سے میں رکعت تراویح ثابت ہو۔ نیز ہمارے پاس ایک کتاب جس کا نام فقہ المتین فی نور المبین ہے جس میں کہ دو احادیث جو کہ آپ ﷺ کی قولی ہیں۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى التراويح عشورين ركعة يغفر الله له عشورين الف ذنوبه واعطى له اجر عشورين شهيد افكا نما زاد عشورين واعحق عشورين رقية

دوسری حدیث عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه انه قال قال عليه الصلوة والسلام من صلى عشورين ركعة من التراويح قبل الوتر اعطى الله له عشورين مدينه في الجنة فكل مدينه ميسرة شهر وكل شهر من ثنتين ايام وكل يوم مقدار سنة

ان ہر دو احادیث سے میں رکعت تراویح ثابت ہوئی ہیں۔ اور ان احادیث کا راوی کوئی نہیں۔ براہ مہربانی ہر دو احادیث کا حوالہ تحریر کیا جاوے۔ اور ان احادیث کی صحت وغیرہ بھی تحریر کریں۔ اور جس کتاب میں یہ احادیث درج ہیں۔ اس کا مصنف مولوی نور محمد سکند چاند پور ڈاک خانہ مانگٹا نوالہ ضلع شیخوپورہ ہے۔ اور مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی حدیث جو کہ ماصلی فی رمضان ولا غیرہ پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے کیونکہ اس میں غیرہ کا لفظ آیا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ محدثین اس حدیث کو تہجد کے باب میں لائے ہیں۔ قیام رمضان میں نہیں لکھا اور غنیۃ الطالبین میں بھی میں رکعت پڑھنے کی روایت ہے۔ یہ حدیث کس درجے کی ہے۔ سب علمائے اہل حدیث توجہ فرما کر جواب بالصواب سے سرفراز فرمائیں۔ اور اگر اخبار اہل حدیث کسی حنفی عالم کے پیچھے تو وہ بھی مدلل جواب تحریر کریں۔ اور جواب نرم الفاظ میں دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ آج تک کسی مستند کتاب میں نہیں دیکھیں۔ اور حنفی مذاہب کے زمرہ دار نے بھی نقل نہیں کی ہیں۔ غنیۃ الطالبین میں ترمذی سے میں کا قول نقل کیا ہے مگر ترمذی میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ حتیٰ کہ اکتالیس رکعت کا قول بھی ملتا ہے۔ ایک حق پسند کے لئے یہ بات قابل غور ہے۔ کہ جماعت تراویح جو آج اسلامی ممالک میں مروج ہے۔ یہ خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جاری ہوئی تھی۔ خلافت اولیٰ کے زمانے میں اس کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔ جس خلیفہ راشد کے حکم سے جاری ہوئی تعداد کے متعلق بھی اسی کا ارشاد دیکھنا چاہیے۔ ورنہ کہا جائے گا کہ خلیفہ ثانی کا فعل تو قابل شکر یہ ہے۔ مگر حکم موطا امام مالک میں موجود ہے۔ کہ آپ نے ابن ابی کعب کو حکم دیا تھا۔ کہ نماز تراویح باجماعت و ترسمیت گیارہ رکعت پڑھائیں۔ چنانچہ جماعتی حیثیت سے اسی پر عمل ہوتا رہا۔ مگر انفرادی حیثیت سے کوئی زیادہ بھی پڑھ لیتا تھا۔ جس کی مختلف تعداد صحیح ترمذی میں اکتالیس تک ملتی ہے مگر جماعتی انتظام کے ماتحت صرف گیارہ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں۔ چنانچہ حنفیہ کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے۔ کہ مسنون تعداد تو آٹھ رکعت ہی ہے۔ مگر (نوافل کی حیثیت سے میں رکعت بھی جائز ہیں۔ و للتفصیل مقام اخر (1) (اہل حدیث امرتہر ص 2513 نومبر 1938ء)

- صفحہ 340 ملاحظہ ہو۔ 1

فتاویٰ شناسیہ

جلد 01 ص 550

محدث فتویٰ